سوال

نکاح میں غیر مسلم کی گواہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہمارے یہاں پانچ ماہ قبل ایک شادی ہوئی، جس میں گواہ کے طور پر جن اشخاص کا نام دیا گیا ہے، ان میں سے ایک کا تعلق قادیانیوں سے ہے، (جس کا علم اب ہوا ہے) کیا شرعی اعتبار سے یہ نکاح درست قرار پائے گا یا غیر درست ہوگا۔ ؟اگر غیر درست ہوگا تو اس کا کوئی متبادل حل بتائیں، فی الحال لڑکا اور لڑکی کو علیحدہ کیا گیا ہے۔ اس لئے جواب کا شدید انتظار رہیگا۔ ؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح صحیح ہونے کےلیے دو عادل مسلمان گواہوں کا ہونا شرط ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : عمران اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا " اسے امام بیہقی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7557) میں صحیح قرار دیا ہے ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : " دو مسلمان گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، چاہے خاوند اور بیوی مسلمان ہوں یا پھر صرف خاوند مسلمان ہو امام احمد کا بیان یہی ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی قول ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : " ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا " انتہی (دیکھیں : (7/7) مختصرا) جمہور علماء کرام اسے نکاح کے صحیح ہونے کےلیے شرط قرار دیتے ہیں، لیکن مالکیہ کے ہاں عقد نکاح کے وقت واجب نہیں بلکہ رخصتی سے قبل تک گواہی کو مؤخر کرنا جائز ہے، اس لیے اگر آپ کے نکاح پر دخول سے قبل اب دو مسلمان شخص گواہ بن جائیں تو صحیح ہے (دیکھیں : حاشیۃ الدسوقی (216/2) بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ گواہ شرط نہیں بلکہ اعلان نکاح ہی کافی ہے، اس لیے اگر نکاح مشہور ہو گیا ہے اور اس کا اعلان کر دیا گیا جائے تو صحیح ہے، امام مالک اور امام زہری رحمہم اللہ کا قول یہی ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اسے ہی راجح قرار دیا ہے (دیکھیں : الشرح الممتع (94/12) شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : " اس میں شک و شبہ نہیں کہ نکاح کا اعلان کرنے سے نکاح صحیح ہو جاتا ہے، چاہے دو گواہ گواہی نہ بھی دیں، لیکن پوشیدہ نکاح اور گواہی میں کچھ نظر ہے جب گواہی اور اعلان دونوں جمع ہوں تو اس نکاح کے صحیح ہونے میں کوئی اختلاف نہیں اور جب گواہی اور اعلان نہ پایا جائے تو پھر عام علماء کے ہاں یہ نکاح باطل ہے، اگر اس میں اختلاف فرض کیا جائے تو یہ بہت کم ہے " انتہی (دیکھیں : الاختیارات الفقھیۃ (177) اس بنا پر اگر نکاح کا اعلان ہو چکا اور مشہور ہو گیا تو یہ صحیح ہے، لیکن بہتر یہی ہے کہ جمہور علماء کے قول کے مطابق ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح دوبارہ کیا جائے لیکن مذکورہ صورت حال میں لاعلمی داخل ہے اور جہالت اللہ کے ہاں معاف ہے، نیز بعض اہل علم (جیسے امام ابن تیمیہ اور شیخ ابن عثیمین رحمہم اللہ) کے نزدیک نکاح میں اعلان ہی کافی ہے جو گواہوں کی عدم موجودگی کو کافی ہو جائے گا۔ یہ نکاح ان شاء اللہ درست ہے، اور اس کی درستگی میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی